فرمانِ رسول ﷺ: جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابنِ ماجہ)

قربانی کے فضائل و مسائل

وہ مرد و عورت جن پر قربانی واجب ہے۔

پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کا عقیدہ

ذبح کرنے کا طریقہ، آداب، مکروہات
عورت کے ذبح کا حکم

گھر میں جتنے صاحب نصاب ہوں سب پر الگ سے قربانی واجب ہے۔

ذبح میں کتنی رگیں کٹنا شرط ہے؟
قادیانی اور دیگر بد عقیدہ کے ذبح کیے ہوئے کے متعلق شرعی حکم

اہل کتاب کا ذبح حلال ہے تو قادیانی اور دیگر بد عقیدہ کا کیوں نہیں؟

قربانی کا جانور فوت ہو جائے یا چوری ہو جائے تو؟

حلال جانور کے گوشت کے 22 اجزاء جو حرام یا پھر مکروہ ہیں۔

عیب دار جانور کا بیان
گوشت تقسیم کرنے کا شرعی طریقہ

جس صاحبِ نصاب کے پاس نقدی رقم نہ ہو وہ قرض لے کر قربانی کرے

قربانی کی کھال اُجرت کے طور پر قصاب کو دینا کیسا؟
اوجھڑی کھانا شدید مکروہ ہے

صاحب نصاب کا فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا اور اپنی طرف سے نہ کرنا

کاوش: محمد گوہر طفیل (متعلم درسِ نظامی، الشہادۃ المتوسطہ)

Gohar Tufail Official 03444004477

قربانی کے فضائل و مسائل

کاوش: محمد گوہر طفیل (متعلم درسِ نظامی، الشہادۃ المتوسطہ)

صفحہ

چند فقہی اصطلاحات جنکا جاننا ضروری ہے ۔ 2
مسکین، فقیر، حاجت اصلیہ 2
فرض، واجب 3
سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ، مستحب 4
حرام، مکروہ تحریمی، اساءت 5

قربانی کے فضائل و مسائل 7
وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنا 8
قربانی کی تعریف 9
قربانی واجب ہونے کی شرائط 9
وہ مرد و عورت جن پر قربانی واجب ہے ۔ 10
زکوٰۃ اور قربانی کے نصاب میں بنیادی فرق 10
جس صاحب نصاب کے پاس نقدی مال نہ ہو وہ قرض لے کر قربانی کرے ۔ 11
گھر میں اگر کئی لوگ صاحب نصاب ہیں تو ہر ایک پر قربانی واجب ہے ۔ 12
مالک نصاب ہوتے ہوئے اپنی طرف سے قربانی نہ کرنا اور اپنے کسی فوت شدہ بندے کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے ۔ 12
اگر کسی پر قربانی واجب تھی اور اس نے نہ کی تو قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرے 13
قربانی کے جانور اور ان کا بیان 15
جانور کے عیب کے حوالہ سے قربانی کے جائز و ناجائز ہونے کا بیان 16
قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟ 20
قربانی کا جانور مر جائے یا چوری ہو جائے یا گم ہو جائے تو؟ 21
قربانی کے جانور میں شرکت کرنے والوں میں اگر کوئی صرف گوشت حاصل کرنے کی غرض سے قربانی کرے تو کسی کی نہ ہوگی 22
ذبح کرنے کا طریقہ و آداب اور مکروہات 24
ذبح میں کتنی رگیں کٹنا شرط ہے؟ 25
قادیانی و دیگر بدعقیدہ کے ذبح کئے ہوئے کا حکم 27
اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا حلال ہے تو قادیانی و دیگر بدعقیدہ کا کیوں نہیں؟ 30

بسیر علاؤ الدین صدیقی صاحب
کا فرمان 32
گوشت کی تقسیم 33
میت کی طرف سے کی گئی قربانی 34
کے گوشت کا حکم
منت کی قربانی کے گوشت کا حکم
اجتماعی قربانی کا گوشت وزن
کیے بغیر تقسیم کرنا جائز نہیں 34
حلال جانور کے گوشت کے 22/ 35
اجزاء جو حرام یا پھر ممنوع ہیں۔
اوجھڑی کھانا مکروہ ہے۔ 39
قربانی کے جانور کی کھال اور 40
دیگر اشیاء کا حکم۔
قربانی کے جانور کی کھال کو اگر
فروخت کر دیا تو؟ 41
اُجرت کے طور پر قصائی کو
کھال دینا جائز نہیں 41
قربانی کی کھالوں کے بہترین
مصرف مدارس اہلسنت ہیں۔ 41

قربانی کے فضائل و مسائل

اس تحریر میں قربانی کے متعلق چند ضروری مسائل لکھے گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر و بیشتر فقہی مسائل "بہار شریعت" سے لکھے گئے ہیں۔

بہار شریعت کے مصنف حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1367ھ ہیں۔ جو کہ حضرت علامہ مولانا پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1438ھ کے پر دادا استاد و امام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1340ھ کے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قُربِ وصال یہ وصیت فرمائی تھی کہ

"میرا جنازہ میرے بڑے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1362ھ پڑھائیں"۔ اگر کسی وجہ سے وہ نہ پڑھا سکیں تو دوسرے نمبر پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جس ہستی کا نام تجویز فرمایا وہ بہار شریعت کے مصنف حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1367ھ ہی تھے۔

بہار شریعت کے کل سولہ حصّے ہیں جس میں طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و عمرہ، نکاح، طلاق، خرید و فروخت، اسلامی بینکنگ، سود، مضاربت، قصاص، دیت، ضمان اور وراثت الغرض انسان کی پیدائش سے وفات تک پیش آنے والے بیشتر مسائل کا بیان موجود ہے۔

بہار شریعت کے چار حصّوں کی جب تکمیل ہوئی تو مصنف رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی

بارگاہ میں لے گئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مطالعہ فرمانے کے بعد اس کی تصدیق ان الفاظ میں لکھی "الحمدللہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا"

آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ ۔ ۔ ۔ عوام بھائی سلیس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں"

مسائل قربانی جاننے سے پہلے ہمیں یہ چند ضروری باتیں جان لینا چاہیں تاکہ مسائلِ قربانی سمجھنے کیلئے ہمیں آسانی رہے۔

قربانی کے مسائل جاننے سے پہلے مندرجہ ذیل فقہی اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے۔

(i) **مسکین:۔**

شرعاً مسکین وہ شخص ہوتا ہے جسکے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے لوگوں سے سوال کرے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 5 صفحہ 924)

(ii) **فقیر:۔**

فقیر وہ شخص ہوتا ہے جسکے پاس کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجتِ اصلیہ میں **مستغرق** ہو۔

(بہارِ شریعت جلد 1، حصہ 5، صفحہ 924)

(iii) **حاجتِ اصلیہ:۔**

زندگی بسر کرنے میں آدمی کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ حاجتِ اصلیہ ہے مثلاً رہنے کا مکان،

خانہ داری کا سامان وغیرہ
(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 880)
حاجت اصلیہ کی تفصیل کسی مستند صحیح العقیدہ سنی عالم دین سے پوچھ لینی چاہیے۔ کیونکہ بہت سارے امیر لوگ غیر ضروری چیزوں کو بھی حاجت اصلیہ میں شامل کر لیتے ہیں اور قربانی نہیں کرتے اور گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

(۱۷) **فرض:۔**
فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں کوئی شبہ نہ ہو

فرض کا حکم:۔
فرض کا ادا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب اور انکار کرنے والا کافر (بہار شریعت)

فرض کفایہ:۔
فرض کفایہ وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے (یعنی سب بری الذمہ ہو جاتے ہیں) اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں جیسے نماز جنازہ وغیرہ
(بہار شریعت بحوالہ وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 57)

(۷) **واجب:۔**
واجب وہ جسکی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو جیسے قربانی وغیرہ (بہار شریعت بحوالہ فتاوی فقہ ملت، جلد 1)

واجب کا حکم:۔
واجب کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب پائے گا مگر منکر (انکار کرنے والا) کافر نہیں

اس کا انکار کرنے والا گمراہ ضرور ہے۔

سنت موکدہ:۔

سنت موکدہ وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ بیان جواز کیلئے کبھی ترک بھی کیا ہو (فتاویٰ فقہ ملت)

سنت موکدہ کا حکم:۔

سنت موکدہ کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا جھڑکی پائے گا۔ لیکن ترک کی عادت کرے گا تو مستحق عتاب ہو گا اور شک یعنی بلکا ماننے والا کافر۔

سنت غیر موکدہ:۔

وہ عمل جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشگی (مداومت) نہیں فرمائی اور نہ اسکے کرنے کی تاکید فرمائی لیکن شریعت نے اس کے ترک کو ناپسند جانا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ عمل کبھی کیا ہو۔ (بہار شریعت حصّہ دوم)

سنت غیر موکدہ کا حکم:۔

سنت غیر موکدہ کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے پر عذاب نہیں۔

مستحب:۔

وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کیا یا اسکی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔

(بہار شریعت حصّہ 2)

مستحب کا حکم:۔

مستحب کا کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور چھوڑنے والے پر عذاب وعتاب کچھ نہیں۔

حرام:۔

حرام وہ ہے جسکی ممانعت دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو۔ یہ فرض کا مدمقابل ہوتا ہے۔

حرام کا حکم:۔

حرام کا حکم یہ ہے کہ اس کا چھوڑنے والا ثواب پائے گا اور کرنے والا عذاب پائے گا اور اسکی حرمت کا منکر کافر۔

مکروہ تحریمی:۔

مکروہ تحریمی وہ ممنوع شرعی ہے جسکی ممانعت کی دلیل حرام جیسی تو نہ ہو بلکہ حرام کے قریب قریب ہو۔ جسکی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔ یہ واجب کا مقابل ہے۔

مکروہ تحریمی کا حکم:۔

مکروہ تحریمی کا حکم یہ ہے کہ اس کا نہ کرنے والا ثواب پائے گا اور کرنے والا عذاب اور اسکی کراہت کا منکر کافر تو نہیں لیکن گمراہ ضرور ہے۔ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

(بہارشریعت جلد ۱ صفحہ 285)

اساءت:۔

اساءت وہ ممنوع شرعی ہے جسکی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اس کا کرنا

برا ہے۔ یہ سنت موکدہ کے مقابل ہے۔
(بہار شریعت حصّہ دوم)

اساءت کا حکم:۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے والے پر عتاب (یعنی ملامت) ہوگا اور عادت کرنے والے پر عتاب (یعنی سزا)

مکروہ تنزیہی:۔

وہ عمل جسے شریعت ناپسند رکھے مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ ہو۔ یہ سنت غیر موکدہ کے مقابل ہے۔ اسکا ترک کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور کرنے والے پر عذاب ہے نہ عتاب۔

خلاف اولیٰ:۔

وہ ہے کہ جس کا نہ کرنا بہتر تھا۔ کیا تو کچھ مضائقہ اور عتاب نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔
(بہار شریعت حصّہ 2)

قربانی کے فضائل و مسائل:-

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ خواب سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے بیان فرمایا اور پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آپ کو جو حکم دیا ہے اسے پورا کیجئے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی مرضی پا کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپکو قربانی کے لیے لے گئے اور منہ کے بل لٹا کر گلے پر چھری چلا دی ادھر آپ نے چھری چلائی اُدھر اللہ تعالی نے چھری کو حکم دے دیا کہ کاٹنا نہیں (یہ واقعہ قرآن مجید کی سورۃ صافات میں موجود ہے)

ارشاد ہوا:-

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

(سورۃ الصافات آیت: 105)

ترجمہ:- اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھائی ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

فضائل:-

حدیث:-

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟

فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ عرض کی: اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (ابن ماجہ: 3133)

حدیث :-
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے۔
لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (جامع ترمذی)

حدیث :- حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے خوشی دل سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (المعجم الکبیر۔ حدیث: 2736)

حدیث :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں (المعجم الکبیر، حدیث: 10894)

وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنا

حدیث :- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے" (صحیح بخاری، حدیث 3127)

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ نہیں کہ استطاعت کے باوجود جو قربانی نہ کرے وہ عید کی نماز بھی نہ پڑھے کیونکہ عید کی نماز واجب ہے۔ بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے یہ ظاہر ہے کہ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے سے حضور علیہ السلام ناراض ہوتے ہیں۔ اور جنت میں داخلے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی رضامندی بہت ضروری ہے۔

فقہی مسائل:۔

قربانی کی تعریف:۔

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت
تقرب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ (مخصوص جانور سے مراد
جن کی قربانی شرعاً جائز ہے۔ مخصوص دن سے مراد قربانی کے
تین دن ہیں۔)

قربانی واجب ہونے کی شرائط:۔

1 **اسلام:** یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں)
2 **اقامت:** یعنی مقیم ہونا۔ مسافر پر واجب نہیں۔ مسافر سے
مراد جو شرعی طور پر بیان کیا گیا ہے۔
3 **بلوغ:** یعنی بالغ ہونا۔ نابالغ پر قربانی واجب نہیں۔
4 **تونگری:** یعنی مالک نصاب ہونا۔ یہاں مالداری سے مراد
وہی ہے جس سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ وہ مراد نہیں
جس سے زکوٰۃ فرض ہے۔
5 **حُرّیت:** یعنی آزاد ہونا۔ جو آزاد نہ ہو (غلام وغیرہ) اس پر
قربانی واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں۔
عورتوں پر بھی واجب ہوتی ہے۔ (شرائط پائی جانے کی صورت میں)
(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 334)

10

وہ مرد و عورت جن پر قربانی واجب ہے۔

وہ بالغ مسلمان (مرد ہو یا عورت) جو شرعی مسافر نہ ہو اور بنیادی ضروریات زندگی (جنہیں شرعی طور پر حاجت اصلیہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے بغیر زندگی گزارنا انتہائی مشکل ہو) اور واجب الادا قرض کے علاوہ 52.5 تولے (612.36 گرام) چاندی یا اس کی قیمت (پاکستان میں موجودہ ریٹ جون 2020ء کے مطابق تقریباً (63,000/) کے برابر نقدی یا دیگر سامان کا مالک ہو اس پر قربانی واجب ہے۔

نوٹ: قربانی کے دنوں میں چاندی کا ریٹ پوچھ لیں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

اگر کسی شخص کے پاس صرف سونا (Gold) ہو۔ اس کے علاوہ وہ کسی چیز کا مالک نہ ہو تو 7.5 تولے (87.48 گرام) سونا ہونے کی صورت میں اس پر قربانی واجب ہے۔

زکوۃ اور قربانی کے نصاب میں بنیادی فرق:-

1. زکوۃ صاحب نصاب بننے کے ایک سال بعد فرض ہوتی ہے۔	1. قربانی واجب ہونے کے لیے سال گزرنا شرط نہیں۔ قربانی کے تین دنوں میں کسی بھی وقت قربانی کی شرائط پائی جائیں تو قربانی واجب ہو جائے گی۔
2. زکوۃ صرف بڑھنے والے اموال (سونا چاندی بشمول نقدی (cash) اور سامان تجارت پر لازم ہوتی ہے۔	2. جبکہ قربانی واجب ہونے کیلئے بڑھنے والا مال ضروری نہیں۔ قربانی کے نصاب میں بنیادی ضروریات زندگی سے زائد تمام چیزیں شمار کی جاتی ہیں چاہے وہ زیر استعمال ہو یا نہ ہو۔ مثلاً خالی پلاٹ، ضرورت سے زائد گھر

سواریاں اور ملبوسات، کرایہ پر دیا
ہوا مکان۔ اضافی کتابیں وغیرہ
یعنی جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے
اس پر قربانی بھی واجب ہے۔ ہاں بالغ
شخص جو مالک نصاب ہو وہ اپنے
اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے
صدقہ فطر ادا کرے گا جبکہ قربانی کے
معاملے میں مسئلہ یہ ہے کہ نابالغ
پر واجب نہیں۔

وجوب کے متعلق چند شرعی مسائل:۔

اب یہاں پر قربانی کے واجب ہونے کے متعلق شرعی مسائل بیان ہوں گے۔

اگر صاحب نصاب کے پاس نقدی نہ ہو تو کیا قرض (Loan) لے کر قربانی کرنی ضروری ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1340ھ (حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1438ھ کے پر دادا استاد و امام) اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ:

جس پر قربانی ہے (یعنی واجب) اور اس وقت نقد (cash) اس کے پاس نہیں وہ چاہے قرض لے کر کرے یا اپنا کچھ مال بیچے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 20، صفحہ 370)

قرض لے کر قربانی کرنے کے متعلق "بہار شریعت" کے مصنف کا فتویٰ:۔

"بہار شریعت" کے مصنف و خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد

رضا خاں بریلوی، حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی الاعظمی
رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1367ھ سے سوال ہوا کہ قرض لے کر
قربانی کرنا کیسا ہے؟ (یعنی کسی شخص کا، جس پر قربانی واجب ہو)
تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتوے میں لکھا:
اگر قربانی اس پر واجب ہے اور اس
وقت اس کے پاس روپیہ نہیں تو قرض لیکر یا کوئی چیز
فروخت کر کے قربانی کا جانور حاصل کرے اور قربانی کرے۔
(فتاوی امجدیہ جلد 3 صفحہ 315)

گھر میں اگر کئی لوگ صاحبِ نصاب ہیں تو ہر ایک پر قربانی واجب ہے:

حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ
اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں کہ:
باپ اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو اس پر ہر سال
اپنے نام سے قربانی واجب ہوگی اور باپ کے ساتھ بیٹا
بیوی یا دوسرا کوئی مالک نصاب ہو تو اس پر بھی اپنے
نام الگ سے قربانی واجب ہوگی۔ اگر باپ نے چند سال اپنے
نام قربانی کی اور مالک نصاب ہوتے ہوئے کسی سال بیٹا
یا بیوی کے نام قربانی کی اور اپنے نام نہ کی تو گنہگار ہوگا۔
خلاصہ یہ ہے کہ گھر میں جو مالک نصاب ہوگا اسی کے نام قربانی
ہوگی چاہے متواتر کئی سال اسکے نام قربانی ہو چکی ہو۔ اور
گھر میں کئی مالک نصاب ہیں تو ہر ایک کے نام قربانی واجب
ہوگی۔ (فتاوی فیض الرسول جلد دوم صفحہ 439)

مالک نصاب ہوتے ہوئے اپنی طرف سے قربانی نہ کرنا اور اپنے کسی فوت شدہ بندے کی طرف سے قربانی کرنا کیسا؟

صاحب نصاب اگر مذکورہ طریقہ پر کرے گا اور اپنی طرف سے
نہیں کرے گا تو ترک واجب کے سبب گنہگار ہو گا۔ ایسے
شخص پر لازم (واجب) ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے اور
بزرگوں کی طرف سے کرنا چاہتا ہے تو ان کے لیے دوسری
قربانی کا انتظام کرے۔
(فتاویٰ فیض الرسول جلد 3، صفحہ 445)

کسی نے اپنے باپ یا ماں کی طرف سے قربانی کی تو اس شخص کے سر سے قربانی کا بوجھ اترا کہ نہیں اور قربانی صحیح ہو گی یا نہیں؟

جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کے نام سے قربانی کی تو وہ
قربانی صحیح ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ شخص مالک نصاب ہے
تو اس پر اپنے نام سے بھی قربانی کرنا واجب ہے۔ ایسا شخص
اگر اپنے نام سے قربانی نہیں کرے گا تو گنہگار ہو گا۔ اس
لیے کہ اس نے اپنے سر سے قربانی کا بوجھ نہیں اُتارا۔
(فتاویٰ فیض الرسول جلد 3، صفحہ 446)

گھر میں جتنے آدمیوں کے نام قربانی واجب تھی۔ کچھ کی طرف سے قربانی نہ ہو سکی تو بقیہ لوگ کیا کریں؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ
1340ھ (حضرت پیر علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1438ھ کے پیر دادا
استاد و امام) سے سوال ہوا کہ علمائے دین و مفتیانِ شرع
متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک گھر میں دس
حضرات موجود ہیں اور ان سب پر قربانی واجب ہو تو
گھر والے شخص نے سات حضرات کی طرف سے گائے خریدی
اور قربانی کر دی اور باقی تین حضرات کی قربانی نہ ہوئی اور
قربانی کا وقت ختم ہو گیا تو کیا باقی حضرات کی قربانی

ساقط ہو جائے گی یا وہ حضرات کی مالیت کو فقراء و مساکین
پر صدقہ کریں شرعاً کیا حکم ہے؟
از بنگالہ شہر اسلام آباد چاٹگام موضع ادھونگر مرسلہ مولوی
عبدالجلیل صاحب ۲ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ:

جواب:

باقی تین سے قربانی ساقط نہ ہوگی کیونکہ واجب عینی ہے واجب کفایہ نہیں ہے۔ جب وقت گزر گیا تو ان کو چاہیے کہ وہ بکرے کی قیمت فقراء پر صدقہ کریں۔ درمختار میں ہے کہ قربانی چھوٹ گئی ہو تو وقت ہو جانے پر غنی شخص بکرے کی قیمت صدقہ کر دے تو اس سے کفایت حاصل ہو جائے گی۔
(فتاوی رضویہ جلد 2 صفحہ 360 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

وہ شخص جس پر ہر صورت قربانی لازم ہے اگرچہ فقیر ہی کیوں نہ ہو۔

ایسا شخص جو مالک نصاب تو نہیں اور شرعی طور پر اس پر واجب نہیں قربانی کرنا۔ لیکن اس نے منت (Vow) مان لی ہے کہ میں اس سال عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کروں گا تو اب اس پر لازم ہے کہ قربانی کرے کیونکہ منت اگر شرعی ہے تو اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ اب اس شخص پر چاہیے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو اس پر واجب ہے قربانی کرنا۔
(بہار شریعت)

قربانی کے جانور اور ان کا بیان :۔

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔

(i) اونٹ (ii) گائے (iii) بکری

ہر قسم میں اس کی نوعیں (اقسام) ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ خصی (castrate) اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اسکی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 341)

قربانی کے جانوروں کی عمریں :۔

قربانی کے جانوروں کی عمریں کم از کم یہ ہونی چاہیں۔

(i) اونٹ : پانچ سال کا۔

(ii) گائے : دو سال کی۔

(iii) بکری : ایک سال کی۔

اس سے کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

مفتی اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مفتی عبدالواجد قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :۔

بھیڑ، بکری، بکرا کی عمر اگر سال (قمری) بھر پورے ہونے میں چند گھنٹوں کی بھی کمی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (فتاویٰ یورپ، کتاب الاضحیۃ۔ صفحہ 349)

بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصّہ کے برابر ہو تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصّہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے۔

اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے۔ مینڈھا بھیڑ سے افضل ہے۔ اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو۔ بکری بکرے سے افضل ہے۔
(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 342)

جانور کے عیب کے حوالے سے قربانی کے جائز اور ناجائز ہونے کا بیان:

مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا (یعنی سفید و سیاہ رنگ والا) ہو۔ اس کے علاوہ جس کے خصیہ کوٹ کر خصی کر دیا ہو کہ حدیث میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے روز دو خصی (castrate) چتکبرے (یعنی خوب سفید و سیاہ)، سینگوں والے دنبے ذبح فرمائے۔
لیکن اگر اتنی خوبیوں والا جانور ڈھونڈنا بہت مشکل ہو یا کوئی شخص عید الاضحی کے چند روز قبل مالک نصاب بنا یا کسی اور مجبوری کے تحت ایسا جانور نہیں ڈھونڈ سکا تو اب اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ کم از کم ایسے جانور کا انتخاب کرے جس جانور کی قربانی کم از کم جائز تو ہو اور کم از کم واجب تو ادا کر لے اور گنہگار ہونے سے بچ جائے۔

سینگ :-

جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اسکی قربانی جائز ہے۔
اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور مینگ تک (یعنی جڑ تک) ٹوٹا ہے۔ تو ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے۔
: بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز ہے۔

جس جانور کی تہائی (یعنی تین میں سے ایک حصہ) سے زیادہ نظر جاتی رہی اس کی قربانی ناجائز ہے۔ اگر دونوں آنکھوں کی روشنی کم ہے تو اس کا پہچاننا آسان ہے۔ اور صرف ایک آنکھ کی کم ہو تو اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ایک دن بھوکا رکھا جائے پھر اس آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے جس کی روشنی کم ہے اور اچھی آنکھ کھلی رکھی جائے۔ اور اتنی دور چارہ رکھیں جسکو جانور نہ دیکھے پھر چارہ کو نزدیک لاتے جائیں جس جگہ وہ چارے کو دیکھنے لگے وہاں نشان رکھ دیں پھر اچھی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور دوسری کھول دیں اور چارہ کو قریب کرتے جائیں جس جگہ اس آنکھ سے دیکھ لے یہاں بھی نشان کر دیں پھر دونوں جگہوں کی پیمائش کریں اگر یہ جگہ اس پہلی جگہ کی تہائی (یعنی تین میں سے ایک حصہ) ہے تو معلوم ہوا کہ تہائی روشنی کم ہے۔ اور اگر نصف ہے تو معلوم ہوا کہ یہ نسبت اچھی آنکھ کی اسکی روشنی آدھی ہے۔

کان :- جس کا کان تہائی سے زیادہ کٹا ہو اس جانور کی قربانی ناجائز ہے۔

اور جس جانور کا کان تہائی سے کم کٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اسکی قربانی ناجائز ہے۔ اور جسکے کان چھوٹے ہوں اسکی قربانی جائز ہے۔

دانت :۔

جسکے دانت نہ ہوں (یعنی ایسا جانور جو گھاس کھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو) اسکی قربانی نا جائز ہے۔ ہاں البتہ اگر گھاس کھانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے

ناک :

جسکی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اسکا دودھ خشک کر دیا ہو اسکی قربانی نا جائز ہے۔

دم :

دم یا چکی (چکی سے مراد دنبے کی گول چپٹی دم) کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو تو اس جانور کی قربانی نا جائز ہے۔

ٹانگیں :

اتنا لاغر جسکی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور وہ جانور جو اتنا لنگڑا ہو کہ قربان گاہ تک خود چل کر نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔

پاؤں:

جس جانور کا پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اسکی قربانی نا جائز ہے۔

تھن: (Teat, Nipple)

جسکے تھن (Nipple) کٹے ہوں یا خشک ہوں اسکی قربانی نا جائز ہے۔ اگر بکری کا ایک تھن خشک ہے تو اسکی قربانی

ناجائز ہے۔ اور گائے، بھینس وغیرہ کے دو یا دو سے زیادہ
تھن خشک ہوں تو اسکی قربانی ناجائز ہے۔

خصّی: (Castrate)

خصّی یعنی جسکے خصیے نکال لیے گئے ہوں یا مجبوب یعنی
جسکے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی
قربانی جائز ہے۔ ایسا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا ہو یا داغا ہوا
جانور جسکے دودھ نہ اترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔

خارشی:-

خارشی جانور کی قربانی جائز ہے جبکہ فربہ (موٹا، صحت مند)
ہو۔ اور اگر اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں۔

خنثیٰ:-

خنثیٰ جانور یعنی جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامتیں
ہو اس جانور کی قربانی جائز نہیں۔

جلالہ:-

جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

اون:-

جس بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اسکی قربانی جائز ہے۔

جنون:-

جس جانور میں جنون ہے اگر اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا
بھی نہیں ہے تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اگر اس حد کا نہیں
ہے تو جائز ہے۔

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟

جانور کو جس وقت خریدا تھا اس وقت اس میں ایسا عیب نہ تھا جسکی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے۔ بعد میں وہ عیب پیدا ہو گیا تو اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو دوسرے جانور کی قربانی کرے اور اگر مالک نصاب نہیں ہے تو اسی کی قربانی کرے۔ یہ اس وقت ہے کہ اس فقیر نے پہلے سے اپنے ذمہ قربانی واجب نہ کی ہو اور اگر اس نے منت مانی ہے کہ بکری کی قربانی کروں گا اور منت پوری کرنے کے لیے بکری خریدی اس وقت بکری میں ایسا عیب نہ تھا پھر پیدا ہو گیا، اس صورت میں فقیر کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ وہ دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ (بہار شریعت جلد 3، صفحہ 344)

ایسا عیب جو خریدتے وقت جانور میں موجود تھا لیکن قربانی سے پہلے پہلے ختم ہو گیا تو ایسے جانور کی قربانی کرنا کیسا؟

فقیر نے جس وقت جانور خریدا تھا۔ اس وقت اس میں عیب تھا جس سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور وہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو اس کی قربانی کر سکتا ہے اور غنی عیب دار خریدے اور عیب دار ہی کی قربانی کرے تو ناجائز ہے۔ اور اگر عیبی جانور کو خریدا تھا اور بعد میں عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لیے اسکی قربانی جائز ہے

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 344)

فقیر اور غنی اور مسکین کی تعریف اصطلاحات میں درج ہیں۔

قربانی کرتے وقت عیب پیدا ہو جانا:

قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا، جسکی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا۔ یہ عیب مضر نہیں (یعنی قربانی ہو جائے گی) اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا اور ذبح کر دیا گیا تب بھی قربانی ہو جائے گی۔ (بہار شریعت جلد 3۔ صفحہ 344)

قربانی کا جانور مر جائے یا چوری ہو جائے یا گم ہو جائے تو؟

قربانی کا جانور مر گیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اسکی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ (گم شدہ) مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس ایک کو چاہے قربان کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے۔ مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اوتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا تو اب وہ تصدق (صدقہ) واجب نہ رہا۔ (بہار شریعت جلد 3)

قربانی کے جانور میں شرکت۔

شرکت کرنے والوں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو؟

سات شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی تھی۔ ان میں ایک کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ورثہ نے شرکا سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اس (فوت شدہ) کی طرف سے قربانی کرو تو انہوں نے کر دی تو سب کی قربانیاں جائز

ہیں۔ اور اگر بغیر اجازتِ ورثہ ان شرکا نے کی تو کسی کی نہ ہوئی (بہارِ شریعت جلد 3، صفحہ 345)

شرکا میں سے اگر کسی کا مقصد صرف گوشت حاصل کرنا ہو تو؟

گائے کے شرکا میں سے ایک کافر ہو یا ان میں سے ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوگی۔ بلکہ اگر شرکاء میں سے کوئی غلام یا مدبر ہے تب بھی قربانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ اگر قربانی کی نیت بھی کریں تو نیت صحیح نہیں۔

(بہارِ شریعت جلد 3)

شرکاء میں سے اگر صرف ایک کی نیت اس سال والی قربانی کی ہو اور باقیوں کی نیت گذشتہ سال کی ہے تو؟

شرکاء میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی کی ہے اور باقیوں کی نیت سال گذشتہ کی قربانی کی ہے تو جس کی اس سال کی قربانی کی نیت ہے وہ قربانی صحیح ہے۔ اور باقیوں کی نیت باطل کیونکہ سال گذشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہو سکتی ان لوگوں کی یہ قربانی تطوع یعنی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کر دیں بلکہ ان کا ساتھی جسکی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کر دے۔

(بہارِ شریعت جلد 3)

بڑے جانور میں کیا سات شریک ہو سکتے ہیں؟

گائے یا اونٹ میں سات تک شریک ہو سکتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ کسی طرح باہم حصّہ کریں جبکہ ایک حصّہ سے کم نہ ہو۔ جائز ہے۔ ہاں اگر ایک نے سوا چھ حصّہ لئے، دوسرے نے

ہوں ، تو وہ جانور نرا گوشت ہو گیا ، قربانی و عقیقہ کچھ نہ ہوا۔ نہ اس ہون والے کا نہ سوا چھ والے کا ، کہ ایک حصے سے کم میں تقرب نہیں ہو سکتا ، اور جب اس کے ایک جز میں نہ ہوا تو کسی جز میں نہ ہوا۔ اللہ پر شریک سے غنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20)

جس کی طرف سے قربانی ہو اسکی اجازت ضروری ہے۔

قربانی اور صدقہ فطر عبادت ہے۔ اور عبادت میں شرط ہے۔ تو بلا اجازت نا ممکن ہے۔ ہاں اجازت کے لیے صراحۃ ہونا ضروری نہیں دلالت کافی ہے۔ مثلاً زید کے عیال میں ہے اس کا کھانا پینا سب اسکے پاس سے ہوتا ہے یا یہ اس کا وکیل مطلق ہے۔ اسکے کاروبار کیا کرتا ہے۔ ان صورتوں میں ادا ہو جائے گی۔ (یعنی زید اگر اس سے اجازت دے تو زید کے کہنے پر ادا ہو جائے گی)

(فتاویٰ رضویہ جلد 20)

قربانی کا وقت:-

قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن ، دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ لہذا بیچ کے دو دن ایام نحر و ایام تشریق دونوں ہیں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرھویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔

دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہو سکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت جلد نمبر 3)

ذبح کرنے کا طریقہ اور آداب

سنت یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں۔ ہمارے علاقہ میں قبلہ مغرب میں ہے اس لیے سر جنوب کی طرف ہونا چاہیے تاکہ جانور بائیں پہلو لیٹا ہو اور اس کی پیٹھ مشرق کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور ذبح کرنیوالا اپنا دایاں پاؤں جانور کی گردن کے دائیں حصہ پر رکھے اور ذبح کرے اور خود اپنا یا جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔

قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا سنت ہے۔ بخاری و مسلم ، داری اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے چتکبرے موٹے دنبے ذبح فرمائے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک جانور کی گردن کے ساتھ والے حصہ پر رکھا اور بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی تو دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا۔

بوقت ذبح کے مکروہات:۔

ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل کام کرنا مکروہ ہیں۔

۱۔ کند چھری سے ذبح کرنا۔

۲۔ جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا۔

۳۔ جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اسکی کھال اتارنا اور اعضاء کاٹنا۔

۴۔ جانور کو قبلہ رخ نہ کرنا۔

۵۔ چاروں رگیں کٹ جانے کے بعد اتنا ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے اس سے جانور کو بلاوجہ کی تکلیف ہوتی ہے۔

6۔ گدی کی طرف سے کاٹنا ۔ یہ اس صورت میں ہے کہ گدی کی طرف سے چھری چلا کر ایک ہی دفعہ میں رگیں بھی کاٹ دے اگر رگیں کٹنے سے پہلے جانور مر گیا تو جانور مردار (یعنی حرام) ہو جائے گا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ذبح کرتے وقت قصاب گالی گلوچ بھی کرتے رہتے ہیں جیسا کہ انکی عادت ہوتی ہے۔ قربانی کے وقت ایسا کرنا مکروہ ہے ۔ اس لیے جانور اُس شخص سے ذبح کرایا جائے جو قربانی کے وقت گالی گلوچ سے پرہیز کرے

ذبح میں کتنی رگیں کٹنی چاہیں؟

جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں ۔

حُلقوم : یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے ۔

مُری : اس سے کھانا پانی اترتا ہے ان دونوں کے اَغل بَغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو **وَدَجَین** کہتے ہیں ۔

ذبح کے چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے ۔ یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا۔ کیونکہ اکثر کے لیے وہی حکم ہے جو کل کے لیے ہے ۔ اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا تب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 312 ، 313)

ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا :۔

ذبح کرنے والے پر بسم اللہ پڑھنا لازم ہے ۔

قصداً بسم اللہ کو ترک کرنے والے کا ذبیحہ حلال نہیں ۔ وہ مسلم ہو یا کتابی قرآن کی نص کی بنا پر ۔ اگر ذبح کے وقت ان سے مسیح کا نام سنا جائے تو نا جائز ہے ۔

★ لا الٰہ الا اللہ کے متصل محمد رسول اللہ پڑھ کر حلال جانور ذبح کرنا مکروہ ہے۔ مگر اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ لا الٰہ الا اللہ سے تسمیہ کا ارادہ کیا ہو۔
(فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 425)

★ کفار ائے زمانہ کا حال معلوم ہے کہ نہ وہ تکبیر کہیں نہ ذبح کے طور پر ذبح کریں، مرغ و پرندہ کا تو گلا گھونٹتے ہیں، اور پھر بھیڑ، بکری کو اگرچہ ذبح کریں، رگیں نہیں کاٹتے، فقیر نے بھی (یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) اسکا مشاہدہ کیا ہے تو کھارائے زمانہ کا ذبیحہ ضرور حرام، ہنود کا حال معلوم نہیں۔ اگر ان کے یہاں بھی ترکِ تکبیر یا ذبح کی تغییر ہو تو حکم حرمت ہے ورنہ بے ضرورت ناپسندی وکراہت۔ واللہ سبحٰنہ تعالیٰ اعلم
(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 249)

★ اصل میں ذبح کرنے والے پر تکبیر کہنی لازم ہے اور اسی کی تکبیر کافی ہے۔ سر یا پاؤں پکڑنے والے کی تکبیر کی اصلاً حاجت نہیں کیونکہ ذبح کرنا جانور کی رگوں کے کاٹنے کا نام ہے۔ جانور کے سر پاؤں پکڑنے کا نام نہیں۔

★ بسم اللہ کے ساتھ تکبیر مستحب ہے اور یوں قربانی کے جانور کی گردن کے داہنی پہلو پر پاؤں رکھنا مستحب ہے لیکن بسم اللہ پڑھنا شرط ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 19)

★ اگر ایک نے دوسرے کو نفس ذبح میں مدد دی۔ مثلاً زید ذبح کرتا ہے عمرو نے دیکھا اس کا ہاتھ ضعیف ہے۔ ذبح میں دیر ہوگی اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا اور دونوں نے مل کر چھری پھیری تو بے شک دونوں میں جو کوئی قصداً تکبیر نہ کہے گا جانور حرام ہو جائے گا۔ یونہی اگر ان میں

سے کوئی کافر مشرک تھا تو بھی ذبیحہ مردار ہو گیا۔

* عورت کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ ذبح کرنا جانتی ہو، اور شرائط حلت مجتمع ہو۔

قادیانی، شیعہ، و دیگر بد عقیدہ کے ذبح کئے ہوئے کا حکم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1340ھ (حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1438ھ کے امام اور پردادا استاد) سے سوال ہوا کہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ شیعہ کے یہاں کا ذبح کھانا، دیگر جیسا عقیدہ درست نہ ہو اس کا ذبح کھانا کیسا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

الجواب:

آج کل کے رافضی تبرائی (یعنی صحابہ کو برا کہنے والے) علی العموم کافر مرتد ہیں، شاید ان میں گنتی کے ایسے نکلیں جو اسلام سے کچھ حصہ رکھتے ہوں ان رافضیوں کا عام عقیدہ یہ ہے کہ یہ قرآن شریف جو بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پورا نہ رہا اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں صحابہ کرام اور اہلسنت نے معاذ اللہ کم کر دیں، اور یہ بھی ان (شیعوں) کے چھوٹے بڑے سب مانتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر آئمہ اطہار کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم اگلے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل تھے، یہ دونوں عقیدے خالص کفر ہیں جو شخص قرآن مجید سے ایک حرف، ایک نقطہ کی نسبت ادنیٰ احتمال کے طور پر کہے کہ شاید کسی نے گھٹا دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا ہو۔ ایسا شخص کافر ہے، اور قرآن عظیم کا منکر ہے۔

اسی طرح جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ بھی
کافر ہے اور جبکہ ان اشقیائے نے باوصف ادعائے اسلام عقائد
کفر اختیار کئے تو مرتد ہوئے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔
ترجمہ: یہ قوم ملت اسلامیہ سے خارج ہے انکے احکام مرتدین
والے ہیں۔

اور مرتد کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام اور سوئر کی مانند ہے اگرچہ
اس نے لاکھ تکبیریں پڑھ کر ذبح کیا ہو، درمختار میں ہے!
غیر کتابی کا ذبیحہ حلال نہیں ہے خواہ وہ بت پرست ہو،
مجوسی ہو یا مرتد۔

اسی طرح جس مذہب کا عقیدہ حد کفر تک پہنچا ہو۔ جیسے
نیچری کہ وجودِ ملائکہ و وجود جن، وجود شیطان، وجود
آسمان و صحت معجزاتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام و حشر
و نشر و جنت و نار بطور عقائد اسلام وغیرہا بہت ضروریات
دینیہ سے منکر ہیں۔ یونہی وہ وہابی کہ حضور پر نور سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل سات یا چھ یا دو یا ایک خاتم النبیین کسی
طبقہ زمین میں کبھی موجود مانتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی جائز جانے اور اسے آیۃ وخاتم
النبیین کے مخالف نہ سمجھے، یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
توہین شان اقدس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا
بھائی، اپنے آپ کو چھوٹا بھائی کہے، یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نسبت یہ ناپاک کلمہ لکھے کہ مر کر مٹی میں مل گئے، وعلیٰ
ہذا القیاس جو بدمذہب ضروریات دین اسلام میں سے
کسی عقیدہ کا منکر ہو یا اس میں شرک کرے یا تاویلیں گھڑے
تمام علماء اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ
"وہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں اگرچہ لوگوں کے سامنے

کلمہ، نماز، قرآن پڑھتے، روزہ رکھتے اپنے آپ کو سچا پکا
مسلمان جتاتے ہوں کہ جب وہ ضروریات اسلام کے منکر ہوئے
تو انہوں نے خدا اور رسول و قرآن کو صاف صاف جھٹلایا
پھر یہ جھوٹے طور پر کلمہ وغیرہ کیا نفع دے سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافق لوگ کلمہ و نماز پڑھتے
اور اپنے آپ کو قسمیں کھا کھا کر مسلمان بتاتے تھے اور اللہ تعالیٰ
نے ان کی ایک نہ سنی اور صاف فرمایا:
"اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ نرا جھوٹا دعویٰ اسلام
کرتے ہیں۔" (سورۃ المنافقون آیت 1)
خاص ایسے لوگوں کے کفر میں ہرگز شک نہ کیا جائے کہ
جو انکے عقیدہ پر مطلع ہو کر پھر سمجھ بوجھ کر انکے کفر میں شک
کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔
اس قسم کے کے ہر بدمذہب کا ذبیحہ مردار و حرام، انکے
ساتھ نکاح حرام و باطل و محض زنا، انکے ساتھ کھانا پینا،
بیٹھنا اٹھنا، ملنا جلنا، کوئی برتاؤ مسلمان کا سا کرنا ہرگز ہرگز
کسی طرح جائز نہیں۔ ہاں جو مذہب دین اسلام کی ضروری
باتوں سے کسی بات میں شک نہ کرتا ہو صرف ان سے نیچے درجہ
کے عقیدوں میں مخالف ہوں، جیسے رافضیوں (شیعوں) میں
تفضیلی (جو صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر، عمر و عثمان
رضی اللہ عنھم سے افضل جانتے ہوں) یا وہابیوں میں اسحاقی
وغیرہم وہ اگرچہ گمراہ ہیں، کافر نہیں انکے ہاتھ کا ذبیحہ
حلال ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 20 صفحہ 245)

کتابی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ بعض بظاہر (بد عقیدہ) کلمہ پڑھنے والوں اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والوں کا ذبیحہ مردار و حرام کیوں؟

کافر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اصلی ۲۔ مرتد

اصلی: اصلی کافر وہ ہے جو شروع سے کافر ہو اور کلمہ اسلام کا منکر ہو۔ پھر اصلی کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ منافق ۲۔ مجاہر

منافق: منافق وہ کافر ہے جو بظاہر کلمہ پڑھتا ہو مگر دل سے انکار کرتا ہو اور **مجاہر** وہ کافر ہے کہ علانیہ کلمہ اسلام کا انکار کرتا ہو۔

اسکی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ دہریہ ۲۔ مشرک ۳۔ مجوسی ۴۔ کتابی

ان میں سے صرف کتابی کا ذبح کیا ہوا حلال ہے باقی تینوں کا ذبح کیا ہوا مردار و حرام ہے۔

کتابی: یہ بھی اگرچہ کلمہ اسلام کا علانیہ انکار کرتا ہے مگر اس کا ذبیحہ حلال ہے اس وجہ سے کہ اللہ نے فرمایا:

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا۔

طعامھم ذبیحتھم

تو آیت مبارکہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ کتابیوں کا ذبیحہ تمھارے لئے حلال ہے کہ ذبح کرنے والے کا کسی آسمانی کتاب پر ایمان رکھنا شرط ہے لہٰذا کتابی نے اگر مسلمان کے سامنے ذبح کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے تو اس

کا ذبیحہ حلال ہے اور اگر ذبح کے وقت مسیح یا حضرت عزیر علیہما السلام کا نام لیا ہو اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہو تو ذبیحہ مردار ہے اور اگر مسلمان تھا پھر کتابی ہوا تو اس کا ذبیحہ بھی مردار ہے کہ وہ مرتد ہے۔

مرتد:۔ وہ کافر ہے کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے اسکی بھی دو قسمیں ہیں مجاہر و منافق۔

مرتد مجاہر:۔ وہ ہے کہ پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ اسلام سے پھر گیا یعنی دہریہ، مشرک، مجوسی یا کتابی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا۔

مرتد منافق:۔ وہ ہے کہ اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مگر خدا عزوجل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے جیسے آجکل کے وہابی دیوبندی کہ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے مگر اپنے عقائد کفریہ مندرجہ حفظ الایمان صفحہ 8، تحذیر الناس صفحہ 3، 14، 28 اور براہین قاطعہ صفحہ 51 کی بنا پر مرتد ہیں جیسا کہ مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، پاکستان، ہندوستان، بنگال اور برما وغیرہ کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام کے فتاوے وہابیوں کے مرتد ہونے کے بارے میں حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ میں شائع ہو چکے ہیں اور مرتد احکام دنیا میں سب کافروں سے بدتر ہیں کہ مستحق قتل ہیں اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا اور اس کا نکاح مسلم، کافر یا مرتد کسی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہوگا محض زنا ہوگا۔ اور مرتد کا ذبیحہ اس وجہ سے حرام و مردار ہے کہ وہ کلمہ گو ہو کر کفر کرتا ہے ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتا ہے۔ پھر اگرچہ وہ کتابی

ہو جائے کہ اس کا ذبیحہ مردار ہے کہ دین اسلام کو چھوڑ کر
جس دین کی طرف وہ چلا گیا اس پر بھی اسے ثابت نہ
مانا جائے گا یعنی خواہ کسی ملت کا دعویٰ کرے مرتد کا دعویٰ
بیکار ہے ۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 427)

حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان :۔

حضور شیخ العالم حضرت علامہ مولانا پیر محمد علاؤ الدین صدیقی
رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1438ھ اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان
فرماتے ہیں ۔

حضرات اب میں پھر علی الاعلان ہانگ دہل بڑے وثوق و
اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو قبلہ پیر
سید عرفان شاہ صاحب کا ہے کیا ؟

"کہ وہابیت کے ساتھ اتفاق کرنا شیعوں کے ساتھ اتفاق
کرنا اپنی آخرت کو غرق کرنے والی بات ہے "

عقیدہ پر کوئی صلح نہیں ۔ عقیدہ نہیں تو جین دی لوڑ ای
کوئی نہیں "

اگر کوئی ہمارے باپ کو گالی دے کوئی بھی گستاخ ہو وہ تو کیا
آپ برداشت کرو گے ؟

اگر آدمی کے پاس طاقت ہو تو بندہ معاف نہیں کرتا ، گالی کا
جواب گالی پہ دیتا ہے ۔

یار کروڑ عظمتوں والا باپ ہو ۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی جوتی کی نوک پر جو میل ہے ۔ اس پر قربان کیا جاسکتا ہے
والدین تاجدار ہوں اور زمین سے عرش تک ان کی عزت
کا شہرہ ہو ان کو علی المرتضیٰ ، حسنین کریمین ، عثمان ذوالنورین
اور حضرت عمر اور دیگر جمیع صحابہ کرام علیہم الرضوان کے

گھوڑوں کی سُم پر جو خاک [redacted] ہے اس خاک [redacted] پر ہزار ہزار بار قربان کیا جائے تو پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔ تو جو آدمی اپنے والدین کو دی گئی گالی برداشت نہیں کرتا وہ ان کے ساتھ (یعنی شیعوں) کے ساتھ کیسے دوستی کرے گا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کو گالی دے؟

(قبلہ پیر صاحب کا یہ بیان گوگل پر موجود ہے لنک درج ہے۔)

capital "O" — small o

① https://Youtu.be/jq6ixMhhOo

② https://Youtu.be/jWe2TD29Y-A

گوشت کی تقسیم

قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے۔

بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کیلئے اور ایک حصہ گوشت کے دوست واحباب کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کُل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کُل گھر ہی رکھ لینا یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لیے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اسکی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگر اس شخص کے اہل وعیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں ہی کے لیے رکھ چھوڑے۔

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 347)

منت کی قربانی کے گوشت کا حکم

قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیاء (غنی کی جمع) کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے - وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے -

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 347)

میت کی طرف سے کی گی قربانی کے گوشت کا حکم

میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست احباب کو دے - فقیروں کو دے یہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں کو ہی دے کیونکہ گوشت اسکی ملک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کُل گوشت صدقہ کر دے -

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 349)

اجتماعی قربانی کا گوشت وزن کر کے تقسیم کرنا ہوگا -

شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے - یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم و بیش ہوگا تو ہر ایک اسکو دوسرے کے لیے جائز کر دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے - تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں -

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 338)

اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے دو حیلے:

اگر شرکاء اپنا اپنا حصہ لے جانا چاہتے ہوں تو وزن کرنے کی مشقت سے بچنے کیلئے دو حیلے کرسکتے ہیں۔

1۔ ذبح کے بعد اس گائے کا سارا گوشت ایک ایسے بالغ مسلمان کو ہبہ (یعنی تحفۃً مالک) کردیں جو انکی قربانی میں شریک نہ ہو اور اب وہ اندازے سے سب میں تقسیم کرسکتا ہے۔

2۔ دوسرا حیلہ اس سے بھی آسان ہے جیسا کہ فقہائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں:

گوشت تقسیم کرتے وقت اس میں کوئی دوسری جنس (مثلاً کلیجی مغز وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اندازے سے تقسیم کرسکتے ہیں (درمختار جلد 9 صفحہ 527) اگر کئی چیزیں ڈالی ہیں تو ہر ایک میں ٹکڑا ٹکڑا دینا لازمی نہیں۔ گوشت کے ساتھ صرف ایک چیز دینا بھی کافی ہے۔ مثلاً تلّی، کلیجی، سری پائے ڈالے ہیں تو گوشت کے ساتھ کسی کو تلّی دیدی، کسی کو کلیجی کا ٹکڑا، کسی کو پایہ، کسی کو سری۔ اگر ساری چیزوں میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا چاہیں تب بھی حرج نہیں۔

(ابلق گھوڑے سوار، صفحہ 39)

حلال جانور کے گوشت کے 22 اجزا جو نہیں کھانے چاہئیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1340ھ (حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1938ھ کے امام و پیر دادا استاد) فرماتے ہیں:

حلال جانور کے سب اجزا حلال ہیں مگر بعض حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں۔

1۔ رگوں کا خون

2۔ پتّا

3- پھکنا (یعنی مثانہ)

4- علامتِ نر

5- علامتِ مادہ

6- بیضے (یعنی کپورے)

7- غدود

8- حرام مغز

9 گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں۔

10 جگر (یعنی کلیجی) کا خون

11 تلی کا خون

12 گوشت کا خون کہ بعدِ ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے۔

13 دل کا خون

14 پت یعنی وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے۔

15 ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے۔

16 پاخانے کا مقام

17 اوجھڑی

18 آنتیں

19 نطفہ

20 وہ نطفہ کہ خون ہوگیا۔

21 وہ (نطفہ) کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا۔

22 وہ کہ (نطفہ) پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا

(فتاوی رضویہ جلد 20 صفحہ 240)

سمجھدار قصاب بعض ممنوعہ چیزیں نکال دیا کرتے ہیں مگر بعض میں انکو بھی معلومات نہیں ہوتیں یا بے احتیاطی برتتے ہیں۔ لہذا آج کل عموماً لا علمی کی وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکائی اور کھائی جاتی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں ا،

Date:

۱۔ خون:۔

ذبح کے وقت جو خون نکلتا ہے اسکو "دَمِ مَسْفُوح" کہتے ہیں۔ یہ ناپاک ہوتا ہے اسکا کھانا حرام ہے۔ بعدِ ذبح جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے مثلاً گردن کے کٹے ہوئے حصے پر، دل کے اندر کلیجی اور تلی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ اگرچہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا ممنوع ہے۔ لہذا پکانے سے پہلے صفائی کرلیں۔

گوشت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے انکی نگہداشت کافی مشکل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں کالی ڈوری کی طرح ہو جاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سری پائے اور مرغی کی ران اور پر کے گوشت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وقت ان کو نکال دیا کریں۔

مرغی کا دل بھی ثابت نہ پکائیں، لمبائی میں چار چیرے کرکے اسکا خون پہلے اچھی طرح صاف کرلیجیے۔

2۔ حرام مغز:

یہ سفید دوڑے کی طرح ہوتا ہے جو کہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن کے اندر سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک جاتا ہے۔ ماہر قصاب گردن اور ریڑھ کی ہڈی کے بیچ سے دو پر کاٹے یعنی دو ٹکڑے کرکے حرام مغز نکال کر پھینک دیتے ہیں مگر بارہا بے احتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بہت رہ جاتا ہے اور سالن یا بریانی وغیرہ میں پک جاتا ہے، چنانچہ گردن چانپ، اور کمر کا گوشت دھوتے وقت حرام مغز تلاش کر کے نکال دیا کریں یہ مرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی ہوتا ہے، پکانے سے قبل اسکو نکالنا بہت مشکل ہے لہذا کھاتے وقت نکال دینا چاہیے

3- پٹھے:

گردن کی مضبوطی کیلئے اسکی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو لمبے لمبے پٹھے کندھوں تک کھچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پٹھوں کا کھانا ممنوع ہے۔ گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آجاتے ہیں مگر مرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹھے بآسانی نظر نہیں آتے۔ کھاتے وقت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکال دیجئے۔

4- غُدود:

گردن پر، حلق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سرخ اور کہیں مٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو عربی میں غُدّہ اور اردو میں غدود کہتے ہیں۔ یہ بھی مت کھائیے۔ پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکال دیجئے۔

5- کپورے

کپورے کو خُصیہ، فوطہ یا بیضہ بھی کہتے ہیں ان کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بیل بکرے وغیرہ (یعنی مُذکّر) میں نمایاں ہوتے ہیں۔ مرغے (نر) کا پیٹ کھول کر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کی اندرونی سطح پر انڈے کی طرح سفید دو چھوٹے چھوٹے بیج نما نظر آئیں گے یہی کپورے ہیں ان کو نکال دیجئے۔

افسوس! مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل، کلیجی کے علاوہ بیل اور بکرے کے کپورے بھی توے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں غالبًا ہوٹل کی زبان میں اس ڈش کو "کٹا کٹ" کہا جاتا ہے (شاید اس کو "کٹا کٹ" اس لیے کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دل یا کپورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بھونتے ہیں اس سے "کٹا کٹ" کی آواز گونجتی ہے)

6- اوجھڑی

اوجھڑی کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے اس کا کھانا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام ہے) مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اس کو شوق سے کھاتی ہے۔ اوجھڑی کے متعلق مقتدر علمائے کرام کے فتاویٰ درج ذیل ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ متوفی 1340ھ فرماتے ہیں۔

"اوجھڑی اور آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے"

(فتاویٰ رضویہ جلد 14، صفحہ 705)

فقیہ ملت مفتی محمد جلال الدین امجدی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں

اوجھڑی اور آنتیں کھانا درست نہیں اللہ کا ارشاد ہے۔

و یحرم علیھم الخبائث ......

اور خبائث سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم الطبع لوگ گھن کریں۔

حدیث میں مثانہ کی کراہت منصوص ہے اور بے شک اوجھڑی اور آنتیں خبائث میں مثانہ سے زیادہ نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔ مثانہ اگر معدن بول (یعنی پیشاب جمع ہونے کی جگہ) ہے تو اوجھڑی اور آنتیں مخزن رمث (پخانہ جمع ہونے کی جگہ) ہیں۔ لہٰذا دلالت النص سمجھا جائے یا اجزائے علت منصوصہ بہرحال اوجھڑی اور آنتیں کھانا جائز نہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 433)

اوجھڑی کا کیا کیا جائے؟

مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اوجھڑی اور آنتیں کھانا ناجائز ہے"

تفصیل کے لیے رسالہ "اوجھڑی کا مسئلہ" دیکھیں۔ لہٰذا

قربانی کے جانور کی اوجھڑی اور آنتیں دفن کر دی جائیں
البتہ اگر بھنگی کھانا چاہے تو اسے منع نہ کریں۔
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1340ھ
لکھتے ہیں اوجھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں
بلکہ دفن کر دی جائیں اور اگر بھنگی اٹھائے منع کی حاجت نہیں
(فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 167)

قربانی کے جانور کی کھال اور دیگر چیزوں کا حکم:

قربانی کا چمڑا اور اسکی جھول (یعنی جانور کے اوپر جو کپڑا ڈال کر رکھتے تھے) اور رسی اور اس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے۔

مثلاً اس کی جائے نماز بنائے، چلنی (آٹا وغیرہ چھاننے کا آلہ، چھلنی) تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کر سکتا ہے۔ چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اجرت پر نہ دے اور اگر اجرت پر دے دیا تو اس اجرت کو صدقہ کر دے۔

قربانی کی کھال کو کن چیزوں سے بدلنا جائز ہے؟

قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتے ہیں جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب۔ ایسی چیز سے نہیں بدل سکتا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسے روٹی، گوشت، سرکہ، روپیہ، پیسہ اور اگر اس نے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کر دے۔ (بہار شریعت جلد 3، صفحہ 348)

قربانی کی کھال کو اگر فروخت کیا تو؟

قربانی کی کھال کو روپے کے عوض میں بیچا مگر اس لیے نہیں کہ اس کو اپنی ذات پر یا بال بچوں پر صرف کرے گا بلکہ اس لیے کہ اس سے صدقہ کر دے گا تو جائز ہے۔ جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال مدارس دینیہ میں دیا کرتے ہیں اور بعض مرتبہ وہاں کھال بھیجنے میں دقت ہوتی ہے اسے بیچ کر روپیہ بھیج دیتے ہیں یا کئی شخصوں کو دینا ہوتا ہے اسے بیچ کر دام ان فقراء پر تقسیم کر دیتے ہیں یہ بیع جائز ہے اس میں حرج نہیں اور حدیث میں جو اسکے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد اپنے لیے بیچنا ہے۔

قربانی کے جانور کے سری پائے کا حکم:

قربانی کی چربی اور اسکی سری پائے اور اون اور دودھ جو ذبح کے بعد دوہا ہے ان سب کا وہی حکم ہے کہ اگر ایسی چیز اسکے عوض میں لی جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کرے گا تو اسکو صدقہ کر دے۔

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 348)

اجرت کے طور پر قصائی کو کھال دینا جائز نہیں:

قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس قسم کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتا کہ اسکو اجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔

(بہار شریعت جلد 3، صفحہ 348)

قربانی کی کھالوں کے بہترین مصرف مدارس اہلسنت ہیں۔

اس پر فتن دور میں جبکہ ہر طرف لادینیت اور گمراہی کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ غیر تو غیر ہی سہی اپنے بعض مسلمانوں نے بھی

اسلام دشمنی کی کوئی کسر نہ چھوڑی

"دیکھا جو تیر کھا کر کمین گاہ کی طرف

تو اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی"

یعنی تیر کھانے کے بعد جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اپنے ہی تھے کوئی بیگانے نہ تھے۔

حضرات آج مجموعی طور پر دیکھا جائے تو حالات بہت نازک ہو چکے ہیں۔ بہت سارے لوگ جو بیچارے سارا سال جمعہ و عیدین تک کی نمازوں سے بھی محروم رہتے ہیں اور عیدین و جمعہ کی نماز تک بھی ادا نہیں کرتے وہ بھی چاند رات کو چاند کی آڑ میں علمائے دین پر پھبتیاں کستے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ پاکی پلیدی کے مسائل جانتے اور اپنی آخرت سنوارتے نماز و روزہ کے ذریعے پر معاملہ یہاں پر الٹ ہے یہ حضرات بھی علمائے دین کے مدِ مقابل آ کر کھڑے ہو گئے اور اس ساری صورتحال کو دیکھ کر غیر خوش ہو گئے۔

تو مدارس اہلسنت اس پر فتن دور میں بھی علم دین کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں جہاں قرآن پڑھا جا رہا ہے اور حدیث پڑھی جا رہی ہے۔ لہذا مسلمانوں کیلئے غنیمت ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قربانی کی کھالوں کے ذریعے علم دین کے ان قلعوں کو مضبوط بنائیں یہ صدقہ جاریہ بھی ہے جب تک آپ کے دیے ہوئے مال سے طلباء قرآن پڑھتے رہیں گیں تب تک آپکے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

حکومت غربا کیلئے تو زکوٰۃ وغیرہ کا بندوبست کرتی ہے لیکن مدارس کو لاوارث چھوڑ دیتی ہے۔ پر

"وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے"

دینی مدارس اس وقت اپنی مدد آپ کے تحت ہی چل رہے ہیں۔ قربانی کی کھالوں اور فطرانہ اور زکوٰۃ وغیرہ کے ذریعے۔ لہٰذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس کام میں بھرپور تعاون کریں اور یاد رہے کہ اب کسی کا محتاج نہیں ہم لوگ اگر نہ بھی مدارس سے تعاون کریں تو ان کا سرکٹ چل ہی جائے گا پر اگر قیامت کے روز رب نے پوچھ لیا کہ بتاؤ میرے دین کی اشاعت کے لیے کیا کیا تم نے؟ تو کیا جواب دو گے۔؟ اس واسطے دوسرے غرباء کی مدد کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کا بھی خیال رکھا جائے۔